



امیل میرٹھی

(1844 – 1917)

محمد امیل میرٹھی کی پیدائش میرٹھ میں ہوئی۔ انھیں بچپن سے پڑھنے لکھنے کا شوق تھا۔ اپنے شوق اور محنت سے انھوں نے بڑی ترقی کی۔ کم عمری میں ملازم ہو گئے۔ علم و ادب کی دنیا میں نام پیدا کیا۔ اردو اور فارسی کے استاد کی حیثیت سے انھوں نے بچوں کی نفیسات، ذوق، شوق، دلچسپی، پسند اور ناپسند کا جائزہ لیا۔ انھیں تجربات کی مدد سے انھوں نے بچوں کے لیے نظیمیں لکھیں اور اردو کی درسی کتابیں تیار کیں۔ یہ کتابیں ہر زمانے میں مقبول ہوئیں اور آج بھی شوق سے پڑھی جاتی ہیں۔

امیل میرٹھی نے ان کتابوں میں آسان اور سلیمانی زبان استعمال کی ہے۔ بچوں کے مزاج اور ان کی ذہنی ضرورتوں کا خاص خیال رکھا ہے۔ ان کتابوں کی اہمیت اور ضرورت آج بھی مسلم ہے۔ چھوٹی چھوٹی باتوں سے بڑے نتائج پیدا کرنا امیل میرٹھی کا خاص انداز ہے۔ بلاشبہ وہ آج بھی بچوں کے سب سے پسندیدہ اور اہم ادیب ہیں۔

حمد

تعريف اُس خدا کی جس نے جہاں بنایا
کیسی زمیں بنائی، کیا آسمان بنایا
مئی سے بیل بوئے، کیا خوش نما آگائے
پہنا کے سبز خلعت ان کو جواں بنایا
سورج سے ہم نے پائی گرمی بھی، روشنی بھی
کیا خوب چشمہ توئے، اے مہرباں بنایا



یہ پیاری پیاری چڑیاں پھرتی ہیں جو چمکتی
قدرت نے تیری ان کو تسبیح خواں بنایا
رحمت سے تیری کیا کیا ہیں نعمتوں میسر
ان نعمتوں کا ٹھجھ کو ہے قدرداں بنایا
ہر چیز سے ہے تیری کاری گری پُنچتی
یہ کارخانہ تو نے کب رائیگاں بنایا

(سمعیل میرٹھی)

مشق

● معنی یاد کیجیے:

خوش نما	:	اچھا دھامی دینے والا، خوب صورت
غلعت	:	قیمتی لباس جو کسی بادشاہ یا امیر کی جانب سے کسی کو اعزاز کے طور پر دیا جائے
چشمہ	:	سوتا، وہ جگہ جہاں زمین سے پھوٹ کر پانی لکھتا ہے
تسویح خواں	:	خدا کی پاکی بیان کرنے والا، شاعر نے یہاں چھہاتے ہوئے پرندوں کو تسبیح خواں کہا ہے
میسر ہونا	:	حاصل ہونا
قدرداں	:	قد کرنے والا
کارخانہ	:	کام کرنے کی جگہ، مراد دنیا
رائیگاں	:	بے کار، فضول

غور کیجیے •

خدا تعالیٰ نے انسان کو بہت سی نعمتیں عطا کی ہیں۔ ہمیں ان کی قدر کرنا چاہیے۔

سوچیے اور بتائیے: •

- 1 - شاعر نے بیل بوٹوں کو متی سے اگایا ہوا کیوں کہا ہے؟
- 2 - سورج کو چشمہ کیوں کہا گیا ہے؟
- 3 - چڑیاں خدا کی تسبیح کیسے کرتی ہیں؟
- 4 - آخری شعر میں کارخانے سے کیا مراد ہے؟

عملی کام •

اس نظم کی روشنی میں نیچ دیے گئے مصرع پر پانچ جملے لکھیں:

تعريف اس خدا کی جس نے جہاں بنایا